زکاۃ الفطر کے احکام و مسائل

AshabulHadith.com

ہماری دعوت

سلف صالحین کی سمجھ	+	صحیح حدیث	+	قرآن
وَمَنۡ يُّشَاقِقِ الرَّسُوۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الۡهُدٰى وَيَتَّبِعۡ غَيۡرَ سَبِيۡلِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصۡلِهٖ جَهَنَّمَؕ وَسَآءَتۡ مَصِيۡرًا		وَمَاۤ اٰتٰٮكُمُ الرَّسُوۡلُ فَخُذُوۡهُۚ وَمَا نَهٰٮكُمۡ عَنۡهُ فَانۡتَهُوۡا		اِتَّبِعُوۡا مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكُمۡ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ
اور جو شخص سیدھا راستہ معلوم ہونے کے بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرے اور مومنوں کے راستے کے سوا اور راستے پر چلے تو جدھر وہ چلتا ہے ہم اسے ادھر ہی چلنے دیں گے اور (قیامت کے دن) جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بری جگہ ہے		سو جو چیز تم کو پیغمبر دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں (اس سے) باز رہو۔		(لوگو!) جو (کتاب) تم پر تمہارے پروردگار کی طرف سے نازل ہوئی ہے اس کی پیروی کرو
(النسآء:115)		(الحشر:7)		(الاعراف:3)

سلفی دعوت

9: کیا زکاۃ الفطر میں پیسہ یا مال نکالنا جائز ہے؟

جائز نہیں۔ (حضرت عبداللہ عمر (رضی اللہ عنہ) کی حدیث ملاحظہ فرمائیں۔اور امام احمد بن جنبل (رحمہ اللہ) نے فرمایا، زکاۃ الفطر کی قیمت دینا جائز نہیں ہے۔ان سے کسی شخص نے کہا، کچھ لوگ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز (رحمہ اللہ) قیمت (یعنی اسکے برابر مال) لیتے تھے۔امام احمد نے فرمایا: نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے فرمان کو چھوڑ کر کسی اور کے قول کو لیتے ہیں۔اور حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرض کر دیا زکاۃ الفطر کو صاعا (یعنی ایک صاعا) اور پوری حدیث بیان کر دی جس میں صاع کا ذکر ہے اور مال کا ذکر نہیں۔

10: کیا زکاۃ الفطر مساجد یا مدارس کی تعمیر کے لیے دینا جائز ہے؟

جائز نہیں ہے کیونکہ حدیث میں صرف مسکینوں کا ذکر ہے۔ہاں اگر ان مساجد یا مدارس میں اساتذہ یا طلباء مسکین ہیں اور زکاۃ کے مستحق ہیں تو ان کو دینا جائز ہے۔

11: زکاۃ الفطر کی مقدار کیا ہے؟

ایک صاع، تقریبا تین کلو کے برابر ہے۔ (ملاحظہ فرمائیں: حدیث نمبر 1)

12: زکاۃ الفطر نکالنے کا کیا وقت ہے؟

زکاۃ الفطر کا فرض وقت عید کی رات سے پہلے تک اور مستحب وقت ہے، عید کے دن فجر کی نماز کے بعد اور عید نماز سے پہلے اور جائز وقت ہے عید سے دو یا ایک دن پہلے۔اس پر بعض صحابہ کرام (رضوان اللہ) کا عمل تھا۔

13: زکاۃ الفطر کی جگہ کون سی ہے؟

جہاں وہ شخص رہتا ہو جو زکاۃ الفطر نکال رہا ہے اسی شہر میں نکالنی چاہیے اور اگر دوسرے شہر میں یا دوسرے ملک میں اس کے مسکین رشتے دار رہتے ہوں تو ان کی طرف بھیجنا بھی جائز ہے۔بشرط یہ کہ وہاں کسی معتبر شخص کو وکیل بنائے اور عید نماز سے پہلے زکاۃ الفطر کو مستحقین تک پہنچادے۔

14: زکاۃ الفطر کی حکمت کیا ہے؟ (یعنی اس کو نکالنے میں کیا فائدہ ہے اور اللہ تعالی نے اسے کیوں مشروع کیا ہے)

روزے داروں کے لیے پاکیزگی ان غلطیوں سے جو روزے کے دوران ان سے ہوئیں اور مسکینوں کے لیے کھانا جس کے ذریعے سے وہ لمبے عرصے تک فائدہ حاصل کر سکیں۔ (ملاحظہ فرمائیں: حدیث نمبر 1)

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ ہمیں علم نافع اور عمل صالح کی توفیق عطاء فرمائے ہماری نماز، روزہ، قیام، صدقات و خیرات قبول فرمائے اور ہمیں لیلۃ القدر کے قیام کی توفیق عطاء فرمائے اور ہماری گردنیں جہنم سے آزاد فرمائے۔ (آمین)

وصلی اللہ علی نبینا محمد و علی الہ واصحابہ اجمعین

اللہ تعالی فرماتے ہیں:

قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ تَزَکّٰی ﴿۱۴﴾ وَذَکَرَ اسۡمَ رَبِّہٖ فَصَلّٰی ﴿۱۵﴾ (الاعلی:14-15)

بیشک اس نے فلاح پائی جو پاک ہو گیا اور اپنے رب کا نام لیتا اور نماز پڑھتا رہا۔

بعض سلف صالحین نے اس آیت سے مراد زکاۃ الفطر لیا ہے۔ (ابن کثیر)

– –

حدیث نمبر 1:

نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا:

عَنۡ ابۡنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمَا قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ زَکَاۃَ الۡفِطۡرِ صَاعًا مِنۡ تَمۡرٍ أَوۡ صَاعًا مِنۡ شَعِیرٍ عَلَی الۡعَبۡدِ وَالۡحُرِّ وَالذَّکَرِ وَالۡأُنۡثَی وَالصَّغِیرِ وَالۡکَبِیرِ مِنۡ الۡمُسۡلِمِینَ وَأَمَرَ بِہَا أَنۡ تُؤَدَّی قَبۡلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَی الصَّلَاۃِ (بخاری)

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو، غلام اور آزاد، مرد اور عورت، چھوٹے اور بڑے (غرضیکہ ہر) مسلمان پر فرض کیا ہے اور حکم دیا ہے کہ نماز سے نکلنے سے پہلے اسے ادا کر دیا جائے۔

– –

حدیث نمبر 2:

نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا:

عَنۡ ابۡنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ زَکَاۃَ الۡفِطۡرِ طُہۡرَۃً لِلصَّائِمِ مِنۡ اللَّغۡوِ وَالرَّفَثِ وَطُعۡمَۃً لِلۡمَسَاکِینِ مَنۡ أَدَّاہَا قَبۡلَ الصَّلَاۃِ فَہِیَ زَکَاۃٌ مَقۡبُولَۃٌ وَمَنۡ أَدَّاہَا بَعۡدَ الصَّلَاۃِ فَہِیَ صَدَقَۃٌ مِنۡ الصَّدَقَاتِ (سنن ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقہ فطر کو لغو اور بیہودہ بات سے روزہ کو پاک کرنے اور مسکینوں کی پرورش کے لیے مقرر فرمایا ہے جو شخص نماز عید سے پہلے صدقہ فطر ادا کرے گا وہ قبول کیا جائے گا اور نماز کے بعد بھی ادا کرے گا تو وہ بھی ایک صدقہ ہوگا دوسرے صدقات کی مانند۔

ان احادیث شریفہ سے علماء نے درج ذیل مسائل اخذ کیے ہیں۔

1: زکاۃ الفطر کا کیا مطلب ہے؟

یہ دو لفظوں پر مشتمل ہے زکاۃ۔ زکاۃ یعنی پاکیزگی اور فطر یعنی روزوں سے پہلی والی حالت، جس میں کھانا پینا وغیرہ چیزیں حلال ہو جاتی ہیں۔ تو زکاۃ الفطر کا مطلب ہوا، وہ زکاۃ جو روزوں کے بعد فطر کی حالت میں نکالی جائے خاص لوگوں کے لیے خاص وقت میں خاص چیزوں سے عبادت کی نیت سے۔ (بعض لوگ زکوۃ الفطرانہ کے نام سے جانتے ہیں)

2: زکاۃ الفطر کا کیا حکم ہے؟

زکاۃ الفطر فرض ہے۔ (ملاحظہ فرمائیں: حدیث نمبر 1 اور 2)

3: زکاۃ الفطر کا کس پر فرض ہے؟

ہر مسلمان پر فرض ہے جس کے پاس ایک دن کی حاجت سے زیادہ، ایک صاع کے برابر مال بچا ہو۔
(ملاحظہ فرمائیں: حدیث نمبر 1)

4: کیا ماں کے پیٹ کے اندر بچے کی زکاۃ فرض ہے۔

فرض نہیں ہے بلکہ مستحب ہے۔ حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) کی سنت ہے۔

5: زکاۃ الفطر کون نکالے گا؟

گھر کا سربراہ نکالے گا، اپنی طرف سے اور ہر اس شخص کی طرف سے حس کا نفقہ اور خرچ اس پر فرض ہے اور جو اس کے ماتحت ہوں۔

6: کیا زکاۃ الفطر مسافر پر فرض ہے؟

جی ہاں فرض ہے۔ کیونکہ زکاۃ الفطر ہر مسلمان پر فرض ہے۔ (ملاحظہ فرمائیں: حدیث نمبر 1 اور 2)

7: زکاۃ الفطر کے مستحق کون ہیں؟ (یعنی زکاۃ الفطر کس کو دینی چاہیے؟)

صرف مسکینوں کو دینی چاہیے۔ (ملاحظہ فرمائیں: حدیث نمبر 2)

8: زکاۃ الفطر کی جنس کیا ہے؟ (یعنی وہ کون سی چیزیں ہیں جو زکاۃ الفطر دینا جائز ہیں؟)

صرف اناج مثلاً گندم، چاول، جو وغیرہ یا اناج جیسی چیزیں مثلاً کھجور وغیرہ۔ (ملاحظہ فرمائیں: حدیث نمبر 1)